Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.3 (July-Sep-2025)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

An Analytical Study of Ahmad Rahi's "Rag-E-Jan" In The Light Of Phonetics

علم صوتیات کی روشنی میں، احمد راہی کی "رگِ جاں" کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Saqlain

Scholar, Superior University Faisalabad Campus

Dr.Azeem Ullah Jundran

Assistant Professor, Superior University Faisalabad Campus aujundran@gmail.com

Abstract:

The present research, “An Analytical Study of Ahmad Rahi’s Rag-e-Jan in the Light of Phonetics,” explores the intricate relationship between sound and meaning in the poetic expression of Ahmad Rahi. As one of the most influential voices in modern Urdu and Punjabi poetry, Rahi’s Rag-e-Jan exhibits a unique harmony of emotional resonance and phonetic artistry. This study examines how phonetic features such as euphony, consonance, assonance, rhythm, and intonation contribute to the lyrical texture and emotional depth of his verse. Through a detailed phonetic analysis, the research seeks to uncover how Rahi’s sound patterns enrich the semantic layers of his poetry and reflect the cultural, emotional, and linguistic sensibilities of his era. Drawing upon the theoretical frameworks of phonological stylistics and modern sound symbolism, the study investigates the interplay between phonetic structure and poetic meaning. Special attention is given to the ways in which Rahi employs auditory elements to express themes of love, nostalgia, pain, and existential reflection. His deliberate use of sound not only enhances musicality but also serves as a vehicle for emotional communication and aesthetic coherence. Ultimately, this research contributes to Urdu literary criticism by integrating linguistic and phonetic perspectives into the study of poetic form and function. It broadens the understanding of Ahmad Rahi’s poetic art as a symphony of sound and sentiment, where phonetic beauty becomes an essential element of his creative expression.

Keywords: Ahmad Rahi, Rag-e-Jan, phonetic analysis, euphony, stylistics, Urdu poetry, sound symbolism.

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

احمد راہی جن کا اصل نام غلام احمد تھا۔ 12 نومبر 1923ء کو امرتسر کے ایک کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد 24 برس کی عمر میں لاہور آئے تو موقر ادبی جریدے ''سویرا'' کے مدیر بنے۔ 1953ء میں ان کے پہلے شعری مجموعے ''ترنجن'' کی اشاعت'' پنجابی ادب کی تاریخ میں ایک اہم واقعات سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت تک پنجابی کے بارے میں تاثر تھا کہ نازک احساسات اور جذبات کے اظہار کے لیے یہ زبان موزوں نہیں ہے۔ لیکن احمد راہی نے ترنجن کے ذریعے اس تاثر کو زائل کر دیا اور ان کا شمار جدید پنجابی نظم کے بانیوں میں ہونے لگا۔ ''ترنجن'' کی نظموں میں تقسیمِ ہند کے وقت ہونے والے فسادات میں عورتوں کے ساتھ مظالم کو دلگداز انداز میں پیش کیا گیا۔

ناں کوئی سہریاں والا آیا
تے ناں ویراں ڈولی ٹوری
جس دے ہتھ جدی بانہہ آئی
لے گیا زور وزوری
(نہ کوئی سہرے والا آیا، نہ بھائیوں نے ڈولی اٹھائی جس کے ہاتھ جو لگی وہ اسے زبردستی لے گیا۔)

اس مجموعے کا فلیپ سعادت حسن منٹو نے احمد روہی کی فرمائش پر پنجابی میں لکھا۔ منٹو نے کچھ اور چیزیں بھی پنجابی میں لکھیں۔ احمد ندیم قاسمی کو امروز میں چھپنے کے لیے دیں، لیکن انہی دنوں قاسمی گرفتار کر لیے گئے اور ان کی میز پر پڑے کاغذات غائب کر دیئے گئے۔

وقت رہتا ہے ہیں لوگ گزر جاتے ہیں
اور ہر قبر پہ اک تختی گڑی ہوتی ہے

عیاں ہے تجھ پر سب احوال میرا
تو میری شاہ رگ سے بھی قریں ہے [1]

زبان کو انگریزی میں لینگویج اور عربی میں لسان کہتے ہیں۔ لسان کے دو معنی لیے جاتے ہیں ایک آلۂ نطق یعنی بولنے کا عضو جو ہر جاندار کے منہ میں پایا جاتا ہے، دوسرا بولی یعنی زبان جو نسل در نسل ہوتے ہوئے کئی اتار چڑھاؤ اور تبدیلیوں کے بعد وجود میں آتی ہے۔ لسان یعنی زبان کے دونوں طرح کے ارتقا اور عروج وزوال کا مطالعہ کرنا لسانیات کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خیالات، احساسات، خواہشات اور تصورات کا اظہار کرتا ہے۔ انسان کو حیوان ناطق (بولنے والا حیوان) اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ انسان سینکروں قسم کی آوازیں اپنے منہ سے نکالتا ہے۔ ان آوازوں کو منتخب کر کے خاص ترتیب دے کر کئی الفاظ و مرکبات میں بدل دیا جاتا ہے۔ ان الفاظ کو بولنے والا اپنے جسم بالخصوص اعضائے نطق سے کام لے کر آواز میں اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے۔ زبان آوازوں کے ذریعے معرضِ وجود میں آتی ہے۔ ہر زبان اپنے خود ساختہ اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے آوازوں کو ترتیب دے کر الفاظ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے کوئی بھی زبان وجود

CC BY

میں آجاتی ہے۔جب ماہرین لسانیات زبان کے اسی آغاز وارتقا سے لے کر زبان کے بارے میں تمام علوم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اسے ''لسانیت'' کا نام دیا جاتا ہے۔''لسانیات'' میں کسی بھی زبان کا مطالعہ سائنسی بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں:

''لسانیات زبان کے سائنسی مطالعہ کا نام ہے۔''(2)

لسانیات میں سائنس کی طرح تجزیے اور مشاہدے کے اصول و قواعد کے مطابق زبان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔کسی لسانی حلقے کو منتخب کر کے مختلف لوگوں کی بولیاں سن دیکھ کر یا پڑھ کر باقاعدہ تجزبہ گاہ بھی فنیٹک لیب میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔بقول ڈیوڈ کرسٹل:

''لسا نیا ت کا علم سا ئنٹفک طر یقے سے ز با ن کا مطا لعہ کر تا ہے۔ا س علم کا موضو ع ز با ن ہے۔عا م طو ر پر ا یک ز با ن ا و ر با لخصوص کئی ز با نیں۔''(3)

صوتیات کے مطالعے کی باقاعدہ ابتدا تقریباً (250۔350) قبل از مسیح ہندوستان سے ہوئی۔''پاپنی'' کو دنیا کا پہلا ماہر لسانیات مانا جاتا ہے۔وہ سنسکرت قواعد نویسوں میں اعلیٰ ترین اہمیت کا حامل ہے۔اس کا شاہکار ''اشٹھادھیائے'' ہے جو لسانی تجزیے اور توضیح کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔پاپنی کے بعد دوسرے اہم قواعد نویسوں ''پتنجاں'' ہیں۔انھوں نے پاپنی کے اصولوں کی وضاحت اور تشریح پر مبنی ایک کتاب ''مہابھاشیہ''تصنیف کی۔اس کے بعد ''جینی عالم ہیم چندر' کا نام بھی خاصہ اہم ہے۔

صوتیات عربی زبان کا لفظ ''صوت'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی آواز، لحن، لہجی، نوا، صدا اور آہنگ ہیں۔انگریزی میں صوتیات کے لیے Phonetics کا لفظ استعمال ہوا ہے۔یعنی لسا نیا ت کی و ہ شا خ جس میں ا نسا نی آوا زوں کا مطا لعہ کیا جا تا ہے صوتیا ت کہلا تی ہے۔منہ کے وہ حصے جو انسان کو بولنے میں مدد دیتے ہیں۔اعضائے تکلم کہلاتا ہیں۔گویا صوتیات میں اعضائے تکلم اور ان کی مدد سے پیدا ہونے والی اصوات کو سائنسی طریقے سے جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ان میں اعضائے نطق اور تکلم سے ادا ہونے والی تمام بامعنی اور بے معنی آوازوں کا مطالعہ شامل ہے۔اس میں آوازوں کی ترسیل تخلیق اور ادراک کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔خلیل صد یقی ا پنی گرا ں قد ر تصنیف ''آوا ز شنا سی''میں لکھتے ہیں:

''صوتیا ت تکلمی آوا زوں یا ا صوا ت کے سا ئنسی مطا لعے کا نا م ہے۔ا س کے مستنبط ا ور منضبط ا صو لوں کا اطلاق تما م زبا نو ں پر کیا جا سکتا ہے۔ا س میں ا جز ائے آوا ز یا و ضیع اصوا ت سے بھی بحث کی جا تی ہے ا و ر آوا زو ں یا اصو ات کی ما ہیت، نو عیت، صفا ت ا ور کیفیات سے بھی۔وضع اصوات کی ذیل میں ان کے مخارج یا ''جوف دہن'' یا منہ کے اندر کے خلا کے وہ مقامات بھی آجاتے ہیں۔جہاں سے انہیں ادا کیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں و ہ ا عضاء ز یر بحث آ تے ہیں۔ا جزا ئے آوا ز میں جن کا حصہ ہو تا ہے۔''(4)

علی رفاد فتیحی لکھتے ہیں:

''صوتیات کا تعلق دنیا کی تمام زبانوں سے ہے اور یہ علم آوازوں کے مطالعے کا بنیادی خاکہ پیش کرتا

ہے۔صوتیات کا تعلق زبان کی تقریری شکل سے ہوتا ہے۔اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ بولنے سے پہلے مقرر دماغ میں کسی خیال کو جنم دیتا ہے اور پھر اسی خیال کو اظہار کے پیکر میں تبدیل کرنے کے لیے نظام اعصاب کے ذریعے اعضائے تکلم تک پہنچا دیتا ہے۔اعضائے تکلم تک پہنچا دیتا ہے۔اعضائے تکلم میں ارتعاش کی وجہ سے صوت پیدا ہوتی ہے۔''(5)

زبان کی تشکیل میں انسان کے اعضائے تکلم کے ساتھ تعلیم ماحول اور تہذیب سبھی کار فرما ہوتے ہیں۔

''فہمیدہ بیگم اپنے ہی ذہن کا مشاہدہ اور آوازوں کو نکالنے کی مشق صوتیات کے طالب علم کا استاد اور مددگار ہوگا۔کسی زبان کی نئی آواز کو سیکھنے کے لیے بھی اس سے مدد لی جاسکتی ہے۔''(6)

تلفظی صوتیات،صوتیات کی وہ شاخ جس میں انسانی آوازوں کی ادائیگی اور اعضائے تکلم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اسے تلفظیات کلمی صوتیات کہتے ہیں۔آوازوں کی پیدائش کے لیے ہوا درکار ہوتی ہے۔یہ انسان کے پھیپھڑوں اور حلق سے گزر کر منہ اور ناک سے باہر نکلتی ہے۔اس دوران مختلف اعضاء مثلاً زبان،تالو،دانت وغیرہ سے رگڑ کھانے سے ہوا کے دباؤ میں فرق آتا ہے۔

جوف دہن (Space of mouth) جوف خلا اور دہن منہ کو کہتے ہیں۔جوف دہن سے مراد منہ کے اندر کا خلا یعنی خالی حصہ ہے۔جب کوئی اعضائے نطق حرکت نہ کرے تو خلا سے بھی کچھ اصوات خارج ہوتی ہیں۔''ا''،''ی'' اور ''و'' وغیرہ جیسی آوازیں جوف دہن سے نکلتی ہیں۔

ہونٹ (Lips) آوازوں کی ادائیگی میں ہونٹوں کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔نچلا ہونٹ دیگر اعضائے تکلم کی نسبت زیادہ متحرک رہتا ہے۔

بالائی دانت Upper Teeth کچھ آوازوں کے تلفظ میں زبان وار دانت مل کر مدد کرتے ہیں۔بالائی زبان اور دانت مل کر مدد کرتے ہیں۔بالائی دانتوں اور نچلے ہونٹوں کے ملنے سے کچھ آوازوں کی ادائی ممکن ہوتی ہے۔اوپری مسوڑھا یالثہ (Avedar Ridge) بالائی دانتوں کے اوپر اندرونی سمت والا مسوڑھا اوپری مسوڑا یا لثہ کہلاتا ہے۔زبان کی نوک جب اس بالائی مسوڑھی کو چھوتی ہے تو اس کے کچھ آوازوں کے تلفظ میں مدد ملتی ہے۔سخت تالو (Hord Palate) لثہ کے عین اوپر،کھوپڑی کا نچلا سخت ہڈی سے بنا،پیالہ نما حصہ،سخت تالو کہلاتا ہے۔نرم تالو یا غشا (Soft Palate/ Velam) سخت تعلق کے بعد منہ کے پچھلے حصے میں جو بغیر ہڈی والا حصہ ہوتا ہے۔اسے نرم تالو یا غشا کہتے ہیں۔اسے زبان کی نوک بمشکل چھوتی ہے۔جس سے کچھ آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔لہات (Urula) حلق کے کوے کو ''لہات'' بھی کیا جاتا ہے۔جو حلق کے درمیان میں لٹکا ہوتا ہے۔عام زبان میں اسے گلے کا گھنگرو بھی کہتے ہیں۔کچھ آوازوں کی ادائی میں جب یہ زبان کے پچھلے حصے سے چپک کر ہوا کا راستہ روک دے تو ہوکا خراج منہ کی بجائے ناک کے ذریعے ہوتا ہے۔حلقوم (Pharynx) سینے اور حلق کے درمیان کے گھڑے کو ''حلقوم'' کہا جاتا ہے۔یہ حصہ بھی آوازوں کی تخلیق میں مدد کرتا ہے۔حلق پوش، حلقی ڈھکن (Epiglolattis Value) نرخرے کے اوپر والے والو کو حلق پوش یا حلقی ڈھکن کہتے ہیں۔یہ حلق کے اندر سے گزرنے والی چیزوں کو حنجرے میں جانے سے روکتا ہے۔اس رکاوٹ

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

سے بھی آوازوں کی ادائی کے اتار اور چڑھاؤ میں فرق آتا ہے۔ سانس کی نالی (Trachea) اس نالی میں سے سانس کے لیے ہوا گزرتی ہے۔ یہ پھیپھڑوں اور حنجرے کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ حنجرہ (Lantnx) سانس کی نالی کے آخر میں لگا ہوا ڈبہ نما حصہ حنجرہ کہلاتا ہے۔ سانس لیتے وقت اندر جانے اور باہر آنے والی ہوا اسی حصے میں سے گزرتی ہے۔ بقول پروفیسر عبدالقادر سروری اس کا محلے وقوع اپنی کتاب ''زبان علم زبان'' میں لکھتے ہیں:

''ہمارے حلق کے اندر اس مقام پر اسے ''کنٹھ'' کہتے ہیں۔ سانس کی نالی کچھ ابھری ہوئی ہوتی ہے۔ اسے حنجرہ کہتے ہیں۔ اس مختصر سے مقام میں اصوات نکالنے کی بڑی کل پوشیدہ ہے۔''(7)

صوت تانت (Yocal cords) صوت تانت حنجرہ سے بڑی دو لچکدار جھلیوں کو کہتے ہیں۔ یہ جھلیاں سامنے سے جڑی ہوتی ہیں مگر پچھلے سے علیحدہ ہوتی ہیں۔ ان کی درمیانی جگہ ''صوت تانت'' کا دہانہ کہلاتی ہے۔ خلائے انفی (Nasal Cavity) وہ آوازیں جن کی ادائی کے لیے ہوا ناک سے خارج ہوتی ہے۔ انفی یا نکی آوازیں کہلاتی ہیں۔ پھیپھڑے بھی سانس کے ساتھ آوازوں کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عملِ تنفس کے دوران آکسیجن پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی ہے۔ بقول سید احمد دہلوی:

''سانس بذاتِ خود جائے مخارج یعنی ناک، گلے یا منہ میں آنے جانے سے ایک آواز پیدا کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اگر مجھ کو ذرا زور سے لو تو کچھ بڑی آواز، جو سینے پر زیادہ دباؤ ڈال کر کھینچو گے تو اس سے بھی بڑی صدا پیدا کر دوں گا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ انسان یا حیوان کے بولنے کا پہلا سبب یا اس کے نطق کا پہلا استاد سانس ہے۔''(8)

زبان (Tongue) تکلمی اعضا میں زبان کی کلیدی حیثیت ہے۔ یہ ایک متحرک اور لچکدار عضو ہے۔ زبان کی نوت یعنی زبان کا گلا حصہ زیادہ لچکدار ہونے کی وجہ سے بالائی دانت، تالو اور مسوڑھوں تک بآسانی پہنچ جاتا ہے۔ زبان کا پھل بھی تالو کے قریب جا کر باہر آنے والی ہوا کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے اور آوازوں کی ادائیگی میں مدد کرتا ہے۔ زبان کا پچھلا حصہ اکثر اوقات زبان کا پچھلا حصہ نرم تالو کے قریب جا کر باہر آنے والے ہوا کے راستے رکاوٹ پیدا کرتا ہے اور آوازوں کی ادائیگی میں مدد کرتا ہے۔ زبان کا پچھلا حصہ اکثر اوقات زبان کا پچھلا حصہ نرم تالو کے قریب جا کر ہوا کے راستے میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔ جس سے کچھ آوازوں کی ادائیگی میں مدد ملتی ہے۔

زبان کی جڑ حلق کے قریب کا حصہ ہے۔ یہ حلق کی اگلی دیوار کی طرح ہوتا ہے۔ زبان کی جڑ کی حرکت کئی اصوات کی ادائیگی میں معاونت کرتی ہے۔

سمعیاتی صوتیات، آوازوں کی منتقلی کے مطالعہ کا نام ہے آواز چونکہ خلا میں سفر نہیں کر سکتی اسے منہ سے نکلنے کے بعد ایک میڈیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ سمعیاتی صوتیات، صوتیات کی اس شاخ کے لیے مشینیں اور تجربہ گاہیں درکار ہوتی ہیں۔ آوازیں جب پردہ سماعت سے ٹکراتی ہیں۔ محمد طہیر الدین اپنے مقالہ ''اردو میں صوتیاتی اور فونیمیاتی تحقیق کا تجزیاتی مطالعہ'' میں بیان کرتے ہیں:

''کا ن کے پر دے پر جو آواز یں ٹکرا کر تھر تھرا ہٹ پیدا کر تی ہیں۔ ا ن کا تجز یہ سمعی صوتیا

ت میں کیاجا تاہے۔"(9)

کان کا بیرونی حصہ انسانی عضو کے طور پر نظر آنے والے کان سے لے کر کان کے پردے تک کو بیرونی حصہ ی طاہر بخرہ کہلاتا ہے۔کان کا وسطی حصہ بھی درمیانی حصہ کان کے بیرونی اور اندرونی حصوں کو جوڑتا ہے اور آواز کی لہروں کے معیار کو مزید بہتر بنا کر اندرونی حصے کی طرف منتقل کرتا ہے۔کان کا اندرونی حصہ کان کا یہ حصہ لہروں کو ہارڈرالک پریشر میں تبدیل کر کے اس کی رسائی کان کے پردوں تک ممکن بناتا ہے۔جہاں سے سننے کا عمل شروع ہوتا ہے۔دماغ اور دماغی ریشے لہروں کو مفہوم عطا کر کے مختلف اعضاء تک پیغام رسائی ممکن بناتے ہیں۔اس طرح سمعی صوتیات میں سننے کے عمل سے متعلقہ اعضاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔جس میں کان کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔صو تیا ت اور سمعیا تی صوتیا ت کے ضمن میں علی رفا د فتیحی یو ں رقم طرا زہیں:

"بو لنے ا ور سننے و الے کے د رمیا ن تر سیل کے دو ران تکلمی صو ت کی طبعی خصوصیا ت کا مطالعہ سمعی صوتیا ت کے ذریعے ہوتا ہے۔ متکلم اور سامع کے درمیان فاصلے کوآوازیں ہوا کی مدد سے پورا کرتی ہیں۔ ان کی تفصیلات ہمیں سمعی صوتیات میں ملتی ہیں۔ سمعی صوتیات سے الگ سمعیاتی صوتیات کا تعلق سننے ا ور آوا زوں کے ا دراک سے ہے یعنی سمعیا تی صو تیا ت کی مد د سے ہم یہ سمجھنے کی کو شش کر تے ہیں کہ سا مع کے دکان پرآوا زوں کا کیاا ثر ہوتا ہے۔"(10)

صوتیاتی نقطہ نظر سے ماہرین لسانیات نے اردو کے صوتی نظام کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

اگر آواز کی ادائی کے وقت منہ میں ہو ا کے را ستے میں کو ئی رکا وٹ نہ آئے تو آوازوں کو مصوتے کہا جاتا ہے اور اگر ہو ا کے را ستے میں رکا وٹ آجا ئے تو اس آواز کو مصمتے کہا جائے گا۔ڈاکٹر سہیل بخاری بیان کرتے ہیں:

"عربی میں ان کا نام حروف پر رکھا گیا ہے اور انہیں بالترتیب حرف علت اور حروف عجبہ کہتے ہیں۔ اردو والوں نے بھی عربی ہی سے ان کے نام مستعار لیے ہیں۔ سنسکرت میں انہیں سر اور وینجن کہتے ہیں اور انگریزی میں واول(Vowels)اور کنسو ننٹس(Consonents)ان آوازوں کی پھر اور بھی قسمیں کی گئی ہیں۔لیکن ان میں سروں کی تعداد کم اور وین جن کی تعداد زیادہ ہے۔"(11)

مصوتے لفظ،مصوت سے بنا ہے۔اس کے لیے کچھ ماہرین "اصوات علت" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ڈاکٹر سہیل بخاری مصوتوں کے لیے "سر" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ڈاکٹر شوکت سبز واری کہتے ہیں:

"جن آوازوں کو ادا کرتے ہوئے ہوا رگڑ پیدا نہیں کرتی بلکہ آواز کے ساتھ ہوا بھی منہ سے آسانی کے ساتھ نکلتی ہے۔ان آوازوں کو مصوتے کہا جاتا ہے۔"(12)

طویل مصوتوں کی تعداد تین ہے اور وہ ا،و،ی ہیں۔ مختصر مصوتوں میں زیر،زبر اور پیش شامل ہیں۔جب طویل مصوتے آ،و، ی،ے دو یا دو سے زیادہ حرف والے لفظوں میں آئیں تو کچھ مختصر ادا ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہ ،ِ،َ،ُ سے بلحاظ کیفیت منفرد ہوتے ہیں۔

جب یہ ایک حرف والے لفظوں میں آئیں تو ان کی طوالت بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً ”آ“، ”لا“، ”جا“ وغیرہ۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ مصوتوں کی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی تین حصوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔

1۔ مصو تو ں کی اد ا ئیگی میں زبا ن ک کو ن سا حصہ مخر ج کی طر ف ا ٹھتا ہے۔

2۔ مصوتو ں کی ادا ئیگی میں زبا ن کتنی ا و نچی ا ٹھتی ہے۔

3۔ مصو توں کی ا دا ئیگی میں ہو نٹو ں کی کیا حا لت ہو ئی ہے۔

اگلے مصوتے جن مصوتوں کے پیدا ہوتے وقت زبان کا اگلہ حصہ تالو کے سخت حصے کی طرف اٹھے اس کو اگلے مصوتے کہتے ہیں۔

درمیانی مصوتے، جن مصوتوں کی پیدائش میں زبان کا درمیانی حصہ تالو کی طرف اٹھے وہ درمیانی مصوتے کہلاتے ہیں۔ پچھلے مصوتے، جن مصوتوں کی ادائیگی میں زبان کی جڑ تالو کے پچھلے نرم حصے کی طرف اٹھے انہیں پچھلے مصوتے کہتے ہیں۔

1۔ سادہ

2۔ لکی

الغرض مختلف ماہرین لسانیات نے مصوتوں کی مختلف اور بعض ملی جلی شکلیں بتائی ہیں۔ اردو میں تین مختصر مصوتے، سات طویل اور دس مختصر و طویل انفی مصوتے شامل ہیں۔ بقول مرزا خلیل احمد بیگ:

”اردو کے تمام انفیائے جا سکتے ہیں اگرچہ تمام حالتوں میں نہیں۔ اردو میں مصوتوں کی انفیت با معنی ہوتی ہے۔“(14)

1۔ (َ) جیسے: اَب، کَب، سَب

2۔ (ِ) جیسے: اِس، جِس، دِن

3۔ (ُ) جیسے: اُس، مُجھ، سُکھ

نیم مصوتے: اردو میں دو نیم مصوتے ”ی“ اور ”و“ مروج ہیں۔ انہیں غیر مسموع بھی کہتے ہیں۔ اردو میں نیم مصوتوں کی ضمنی آوازیں بھی ہیں۔

1۔ لب دنتی: یہ لفظ کے آغاز میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر ورنہ، وحدت وغیرہ۔

2۔ دولبی واؤ: یہ دو مصوتوں کے درمیان میں آتی ہے جیسے سوانگ وغیرہ۔

اردو میں ”ی“ کی ضمنی آوازیں

1۔ ی یہ لفظ کے آغاز میں ہوتی ہے جیسے یہاں، یقین، یاد وغیرہ۔

2۔ خفیف ی یہ دو مصوتوں کے بیچ آتی ہے جیسے گیا، رہیے، آیا وغیرہ۔

وہ آوازیں جو سانس لیتے وقت ہوا کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں، مصمتے کہلاتی ہیں۔ وہ ہوا ہمارے پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے اس کو اعضائے تکلم مختلف مقامات پر روکتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان:

"ایسی صوت کو اس طرح پیدا کیا جائے کہ پھیپھڑوں سے نکلنے والی ہوا کا راستہ منہ کے جوف میں روک دیا جائے یا کسی اور طرح سے اس میں رکاوٹ حائل کر دی جائے۔"

مصمتوں کی پیدائش کے حوالے سے امیر اللہ خان شاہین کا کہنا ہے:

"اگر ہوا کے راستے میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ پائی جائے تو وہ آواز مصمتے کہلائے گی۔"

1۔ خالص ہندی آوازیں۔

پھ، تھ، چھ، کھ، دھ، دھ، ڈھ، جھ، گھ، ٹ، ڈ، ڑ وغیرہ۔

2۔ خالص فارسی آوازیں

ژ

3۔ خالص عربی آوازیں

ق

4۔ ہندی فارسی مشترک

ب، پ، ت، ج، چ، د، ر، س، ش، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی

5۔ ہندی عربی مشترک

ب، ت، ج، د، ر، س، ش، ک، گ، ل، م، ن، وہ، ی

6۔ فارسی عربی مشترک

ب، ت، ج، ہ، خ، د، ر، ، س، ش، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی

7۔ ہندی فارسی عربی مشترک

ب، ت، ج، د، ر، س، ش، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی

عربی سے لسانی تعلق کی بنا پر اردو مصمتوں میں کچھ اور حروف بھی شامل ہیں۔ مثلاً ذ، ظ، ث، ص وغیرہ۔

ہکار مصمتے: ان مصمتوں کو مرکب آوازیں یا بھاری آوازیں بھی کہا جاتا ہے۔

غیر ہکار مصمتے: ہکار مصمتوں کے علاوہ تمام مصمتے غیر ہکار مصمتے کہلاتے ہیں۔

مسموع مصمتے: دورانِ اخراج ہوا صوتی جھلیوں کے درمیان گزرتی ہے۔

غیر مسموع مصمتے: مسموع کے برعکس وہ مصمتے جن کی ادائیگی کے وقت صوتی تانت متحرک نہ ہو غیر مسموع مصمتے کہلاتے ہیں۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

غیر مسموع مصمتے: پ،ت،ٹ،چ،ک،ق،ف،ش،س،خ

اگر صوتی لبوں میں کوئی کھنچاؤ پیدا نہ ہو اور آواز نکلے تو اس آواز کو غیر مسموع کہتے ہیں۔ یہ تمام مصوتے ہمیشہ مسموع ہوتے ہیں جب کہ مصمتے مسموع اور غیر مسموع دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔

مخارج کے اعتبار سے ماہرین لسانیات نے عموماً اردو مصمتوں کو 9 اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1۔ دولبی: ایسی آوازیں جن کی ادائیگی کے وقت دونوں لب آپس میں مل جائیں اور ہوا کو روک لیں دولبی مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلاً ب، بھ، مھ، پ، پھ وغیرہ۔

2۔ لب دندانی: جب اوپر والے دانت اور نیچے والا ہونٹ ملتے ہیں تو ہوا کا راستہ بند ہو جاتا ہے مگر یہ پوری طرح سے بند نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں انھیں لب دندانی کہتے ہیں۔ جیسے ف، و وغیرہ۔

3۔ نوکیلی: زبان کی متحرک نوک جب اوپر دانتوں سے ٹکراتی ہے تو نوکیلے مصمتے تخلیق ہوتے ہیں۔ ان کی مثالیں یہ ہیں: تا، دا، ٹھا، را وغیرہ۔

4۔ لثوی: جب زبان مسوڑھوں سے ٹکراتی ہے تو اس دوران پیدا ہونے والی آوازیں لثوی مصمتے کہلاتی ہیں۔ مثلاً ز، ل، ن، د وغیرہ۔

5۔ معکوسی: وہ آوازیں جن کی ادائیگی کے وقت زبان پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے معکوس کہلاتی ہیں۔ مثلاً ٹ، ٹھ، ڑ، ڑھ، ڈھ وغیرہ۔

6۔ حنکی وہ مصمتے ہیں جن کی ادائیگی کے وقت زبان کا اگلا حصہ تالو کے سخت حصے کی طرف اٹھتا ہے۔ جیسے چ، چھ، ج، جھ، ش ژ

7۔ غشائی: جب زبان کا پچھلا حصہ تالو کے نرم حصے سے لگتا ہے تو غشائی آوازیں پید ہوتی ہیں۔ مثلاً ک، کھ، گ، گھ، خ، غ وغیرہ۔

8۔ لہاتی: یہ آواز کوے یا لہات کے پاس ہوتی ہے اس کی تخلیق کے وقت زبان کا پچھلا حصہ متحرک ہوتا ہے۔ اردو میں "ق" لہاتی مصمتہ ہے۔

9۔ حلقی: جب دونوں صوت تانت ہوا کو روکتے ہیں تو "ع" کی آواز نکلتی ہے اور جب دونوں صوت تانت کھل کر ہوا کا راستہ کھول دیتے ہیں تو "ہ" کی آواز نکلتی ہے۔ وہ آوازیں جو حلق سے نکلتی ہیں حلقی یا حنجروی آوازیں کہلاتی ہیں۔

ادائیگی کے لحاظ سے اردو مصمتوں کی درجہ بندی درج ذیل حصوں میں کی جاسکتی ہے:

1۔ بندشی:

جب ہوا کا راستہ مکمل طور پر بند ہو جائے اور ہوا کا سارا دباؤ دہن میں یا حلق میں رہ جائے تو ایسی صورت میں بندشی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر اقتدار حسین بندشی مصمتوں کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

> "بلاشبہ وہ آوازیں ہیں جن کو بناتے وقت تنفسی بہاؤ کو کسی مقام پر مکمل طور سے روک دیا جاتا ہے۔
> حقیقت یہ ہے کہ یہ روک نہ صرف دہنی جوف میں یا ہونٹوں پر ہو سکتی ہے بلکہ ساتھ ساتھ غشائی
> بندش بھی ہوتی ہے تاکہ ہوا کا بہاؤ ناک کے راستے نہ ہو۔"(15)

2۔ صفیری:

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

یہ وہ آوازیں ہوتی ہیں جن کے ادا کرنے میں زور لگانا پڑتا ہے۔

3۔پہلوی:

زبان کا اگلا حصہ اوپری لثہ سے مل کر جھٹکے سے الگ ہوتا ہے۔ ہوا سامنے کے علاوہ اطراف سے خارج ہوتی ہے۔ پہلو سے نکلنے والی ہوا سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اسے پہلوی کہتے ہیں۔ مثلاً ل، لھ وغیرہ۔

4۔ارتعاشی:

ایسی آوازیں جو ہوا کے خارج ہوتے وقت زبان میں ارتعاش سے پیدا ہوں ارتعاشی آوازیں کہلاتی ہیں۔ ر، ڑ، ڑھ وغیرہ۔

5۔انفی:

ایسی مصمتے جن کی ادائیگی کے وقت ہوا مکمل طور پر منہ میں بند ہو جائے اور منہ کے بجائے ناک سے نکلے انفی مصمتے کہلاتے ہیں۔ڈاکٹر شوکت سبزواری کے مطابق:

''زبان الفاظ کا ڈھیر نہیں بامعنی کلیات کا ذخیرہ ہے۔''(16)

سفارشات

1. احمد راہی کے کلام کے صوتیاتی پہلوؤں پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ اردو شاعری میں آواز اور معنی کے باہمی تعلق کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔
2. جامعات میں اردو ادب کے طلبہ کو صوتیاتی تجزیے کے جدید طریقوں سے روشناس کرایا جائے۔
3. احمد راہی کے کلام کا دیگر شعرا کے صوتیاتی مطالعوں کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ اس کے انفرادی اسلوب کی نمایاں جہتیں سامنے آئیں۔
4. راہی کے کلام کی آڈیو ریکارڈنگز تیار کر کے انہیں تحقیقی مقاصد کے لیے محفوظ کیا جائے۔
5. ادب اور لسانیات کے درمیان بین المضامین تحقیق کو فروغ دیا جائے تاکہ شاعری کے صوتی اور فکری پہلوؤں کا جامع مطالعہ ممکن ہو۔

حوالہ جات

1۔ احمد راہی، رگِ جان، لاہور: الحمد پبلشرز، 2005ء، ص84
2۔ گیان چند جین، پروفیسر، عام لسانیات، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، 1985ء، ص17
3۔ ڈیو ڈ کرسٹل، لسانیات کیا ہے؟، مترجم: نصیر احمد خان، لاہور: نگارشات، 1992ء، ص44

4۔ خلیل صدیقی، آوازشناسی، ملتان: بیکن بکس، طبع اول، 1993ء، ص14

5۔ علی رفاد فتیحی، اردو لسانیات، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، 2013ء، ص5

6۔ فہمیدہ بیگم، شعور زبان، دہلی: موتی باغ، 1990ء، ص117

7۔ عبدالقادر سروری، پروفیسر، زبان اور علم زبان، حیدر آباد دکن: انجمن ترقی اردو، 1956ء، ص56

8۔ احمد دہلوی، سید، علم اللسان، فرہنگ آصفیہ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 1901ء، ص11

9۔ محمد ظہیر الدین، اردو میں صوتیاتی اور فونیمیاتی تحقیقات، 2018ء، ص13

10۔ مفتی تبسم، پروفیسر، آواز اور آدمی، حیدر آباد: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، 1983ء، ص12

11۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، تشریحی لسانیات، لاہور: فضلی سنز، 1997ء، ص21

12۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر، اردو لسانیات، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1990ء، ص177

13۔ گوپی چند نارنگ، اردو کی تعلیم کے لسانی پہلو، دہلی: اردو اکیڈمی، ص43

14۔ خلیل بیگ، مرزا، اردو لسانیات، حیدر آباد: 1998ء، ص26

15۔ اقتدار حسین، لسانیات کے بنیادی اصول، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1985ء، ص1

16۔ محمد حسین، ڈاکٹر، اردو لسانیات: ایک تعارف، مشمولہ: اردو ریسرچ جنرل، دہلی: جولائی ستمبر 2017ء، ص87

17۔ شوکت سبزواری، ڈاکٹر، اردو لسانیات، ص44

CC BY